شرح الاصول الثلاثۃ

ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ)

درس نمبر۔4

اِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا ،مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنْ لاَ اِلَهَ اِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ :
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً كَثِيراً ۔ أَمَّا بَعْدُ:

اصول الثلاثہ کی شرح جاری ہے اور پچھلے دروس میں صرف مقدمہ بیان کر سکے تھے اور آج کے درس میں تیسرا اور آخری مقدمہ بیان کرتے ہیں اور اصول ثلاثہ کی شرح کا آغاز کرتے ہیں ان شاءاللہ۔

بنیادی طور پر چند باتیں میں نے بیان کی تھیں، چار بنیادیں پہلے درس میں جو عقیدے کے مقدمے کے طور پر تھیں پھر چار اس رسالے کے پہلے مقدمے میں ، تین دوسرے مقدمے میں اور کچھ بنیادی باتیں آج کے اس مقدمے میں ، میں بیان کرتا ہوں ۔ تو ساتھیوں سے میں گزارش کرتا ہوں کہ ٹوٹل جتنے بھی یہ قواعد ہیں میں آج بیان کروں گا آپ ان کو نوٹ کرلیں تقریباً بارہ کے قریب ہیں۔ یہ عقیدے کے علم کی بنیادی باتیں ہیں

یہ آپ کو ایسے fingertips پر آنی چاہئیں۔ درس کا آغاز کرتے ہیں۔ شیخ صاحب فرماتے ہیں:

"اعلم ارشدک اللہ لطاعتہ"

(یہ جان لو اللہ تعالیٰ تجھے اپنی فرماں برداری کے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے)۔

جیسا پہلے بیان کیا تھا کہ شیخ صاحب اکثر جگہوں پر "اعلم" کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور ساتھ دعا بھی کرتے ہیں اور یہ شیخ صاحب کا انداز رہا ہے ہمیشہ، اکثر تصنیفات میں اس طریقے سے بیان کرتے ہیں اور سلف صالحین کا بھی یہ ہی راستہ رہا ہے کہ جب اہم بات آتی تو آگاہ کرنے کے لیے "اعلم" کا لفظ استعمال کرتے اور ساتھ دعا بھی کرتے اور یہ دعا سب کے لیے ہے جو پڑھ رہا ہے، جو سن رہا ہے اگرچہ وہ مخالف کیوں نہ ہو۔ جو مخالفین سن رہے ہیں ہماری بات یہ ان کے لیے بھی دعا ہے کہ یہ جان لو اہم بات ہونے والی ہے، اہم قاعدہ بیان ہونے والا ہے اور ساتھ میں دعا بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے اپنی فرماں برداری کے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور تمہارے لیے اس راستے کو آسان کر دے۔ کیوں کہ صرف چلنا مقصود نہیں ہے، صرف اس راستے کو سمجھنا مقصود نہیں ہے، مقصود یہ ہے کہ اس کو سمجھنے کے بعد، اس پر عمل کرنے کے بعد اس پر ثابت قدم رہنا ہے ثابت قدمی بہت ضروری ہے کیوں کہ شبہات کی وجہ سے اور شہوات کی وجہ سے قدم ڈگمگا جاتے ہیں تو اس لیے بار بار شیخ صاحب دعا فرماتے ہیں۔ قاعدہ کیا ہے؟ یہ اہم بات کیا بیان ہو رہی ہے؟

"أن الحنيفية ملة إبراهيم" (بے شک حنیفیت جو ابراہیم π کی ملت ہے) حنیفیہ کہتے ہیں یا حنیف کہتے ہیں شرک سے دور ہونے کو۔ عربی زبان میں حنیف کہتے ہیں "المائل عن الشرک" جو شرک سے دور ہو جائے، بدکاریوں سے دور ہو جائے، اسے

کہتے ہیں حنیف۔اور حنیفیہ ، یہ وہ دین ہے یہ وہ طریقہ ہے ، یہ وہ راستہ ہے جو شرک سے بالکل دور ہے۔ یہ حنیفیہ کیا ہے ؟ یہ ملت ابراہیم π ہے اور یہاں پر لفظ ’’ملۃ إ براہیم‘‘ استعمال کیا ہے۔ ’’ملۃ‘‘ کہتے ہیں راستے کو، مسلک کو اور وہ راستہ جس میں سب کچھ موجود ہو یعنی ایسا راستہ ہے جس میں دنیا اور آخرت کی کامیابی کا ساز و سامان سارے کا سارا موجود ہے آپ کو کسی چیز کی تلاش کے لیے اس راستے سے باہر نہیں جانا پڑے گا، یہ ملت کا ایک عام مفہوم ہے۔ اور ملت ابراہیم ، ابراہیم ،اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی ابوالانبیاء ابراہیم خلیل الرحمٰن π مشہور نبی ہیں، اولوالعزم میں سے ہیں۔ اولوالعزم پانچ رسول ہیں۔ جانتے ہیں؟ کون ہیں ؟ سب سے پہلے نوح π پھر ابراہیم ، پھر موسیٰ پھر عیسیٰ پھر محمد علیهم افضل الصلاۃ و التسلیم ۔ یہ اولوالعزم ہیں اور اولوالعزم سارے انبیاء o میں سے افضل ہیں اور ان پانچوں میں سے دو افضل ہیں۔ الخلیلان۔ کون ہیں ؟ ابراہیم π اور محمد ﷺ اور ان دونوں میں سے محمد ﷺ بہتر ہیں کیوں کہ خلیل بھی ہیں اور خاتم الانبیاء والمرسلین بھی ہیں ۔ ابراہیم π کی ملت، ان کا راستہ، ان کا دین ہر مذہب میں مشہور ہے ، سبحان اللہ ۔یہودی بھی جانتے ہیں، نصرانی بھی جانتے ہیں اور کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ’’براہمہ‘‘ جو ہندو لفظ ہے یہ اصل میں ابراہیم کے لفظ کو بگاڑ کر براہمہ بنایا گیا ہے ۔ واللہ اعلم اس کی حقیقت کیا ہے لیکن ان کی کچھ تعلیمات موجود تھیں، آج کل ان کے جو Scriptures موجود ہیں جو کتابیں ہیں ہندوؤں کی کتابیں ہیں ان میں توحید بھی موجود ہے اور شرک بھی بھرا ہوا ہے۔ یہ توحید کی تعلیم کہاں سے آئی ہے ؟ اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ اس وقت تک کسی قوم کو عذاب نہیں دیں گے جب تک کہ اپنا کوئی نہ کوئی رسول نہیں بھیجیں گے :

﴿ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ﴾ (النحل/36) (بے شک ہم نے ہر امت میں ہر جگہ پر ہر بستی میں ایک رسول بھیجا) کیا دعوت لے کر گئے ؟﴿اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ﴾(اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو) توحید العبادۃ کا سبق اپنی امت کے لیے لے کر گئے ﴿ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ﴾ (اور طاغوت سے اجتناب کرو) اور طاغوت "کل من عبد من غیر اللہ" یہ طاغوت ہے۔

تو برصغیر میں بھی انبیاءo آئے۔ قرآن مجید میں صرف پچیس(25) انبیاءo کا ذکر ہے by name جو مذکور ہیں وہ پچیس ہیں۔ ان کے علاوہ کوئی ہو سکتا ہے ؟ جی ہاں، ہو سکتا ہے۔ کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ صرف یہ ہی انبیاءo ہیں اور کوئی نہیں ہے۔ نہیں ہر گز نہیں، انبیاءo اور بھی ہیں لیکن جن کا ذکر قرآن مجید میں اور احادیث میں ہے وہ پچیس کی تعداد میں ہیں، ان کے علاوہ اور بھی ہیں۔ ان کے نام کیا تھے ؟ کہاں کہاں پر بھیجے گئے ؟ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے اور ابراہیم π کی ملت، ان کا مذہب اس لیے زیادہ مشہور ہے کہ انہوں نے اپنی ساری زندگی توحید ہی کے لیے اور اللہ تعالیٰ ہی کے لیے وقف کر دی۔ آپ دیکھیں جس گھر میں جوان ہوئے سب مشرک تھے، اکیلے موحد تھے۔ اپنا سگا باپ مشرکوں کا سردار تھا اور بتوں کی رکھوالی کرنے والا تھا۔ اپنے والد سے بچپن میں ہی یعنی جب ہوش بچہ سنبھالتا ہے اس وقت سے بڑے پیارے انداز سے، بڑے پیارے طریقے سے، حکمت کے ساتھ اپنے والد کو آگاہ کرتے رہے اور والد بار بار یہ ہی دھمکی دیتے کہ خاموش ہو جاؤ ورنہ تمہیں گھر

سے نکال دوں گا لیکن اپنی دعوت کو جاری رکھا اور توحید کی دعوت کو جاری رکھا حتی کہ ایسا وقت آیا کہ انہیں گھر سے نکال دیا گیا، انہیں سزائے موت سنادی گئی جو بد ترین سزا ہے۔ دیکھیں گردن قلم کرنا یہ بہت آسان ہے لیکن ایک زندہ انسان کو آگ میں جلانا اور ایسی آگ جس کو بھڑکائے ہوئے اور سلگائے ہوئے ایک مہینہ لگ گیا ہو، جس کا سیک اتنا زیادہ ہوتا تھا کہ پرندہ اگر اوپر سے گزر جائے تو وہ مر جاتا۔ منجنیق میں ڈال کر دور سے انہیں پھینکا گیا ، راستے میں کہتے ہیں ﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ﴾(آل عمران/173)۔ موت سامنے ہے، اپنے مؤقف سے ہٹے نہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جس کے دل میں توحید بیٹھ جائے اور جگہ کر جائے پھر اس شخص کو نہ اپنی جان کی فکر رہتی ہے، نہ مال کی، نہ گھر کی اور نہ ہی دنیا کی، وہ صرف اپنے ربّ کو راضی کرنے کے پیچھے ہوتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے، سبحان اللہ ! اور انبیاءo اس کے عینی شاہد ہیں، آپ کسی نبی کو بھی دیکھ لیں جتنے بھی انبیاءo آئے قوموں نے مخالفت کی، تکلیفیں دیں، اپنے مؤقف سے ایک بالشت بھی ہٹے نہیں جمے رہے، کچھ انبیاءo کو قتل بھی کر دیا گیا، زکریاπ اور یحییٰπ کو قتل کر دیا گیا یہودیوں نے قتل کر دیا لیکن اپنے مؤقف سے ہٹے نہیں، جان جاتی ہے چلی جائے ۔ ابراہیمπ آگ کو دیکھ کر﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ﴾ یہ الفاظ کہنے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اسی آگ کو حکم دیا، جو جلانے کے لیے پیدا کی گئی﴿كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ﴾(الانبیاء69) اور وہی آگ شکل وصورت سے آگ ہے اس کا رنگ تبدیل نہیں ہوا، اس کی شکل تبدیل نہیں ہوئی

لیکن ابراہیم π جوں ہی آگ میں پہنچتے ہیں ان کے ہاتھ کی رسیاں جل جاتی ہیں لیکن ان کے کپڑے کو آگ چھوتی بھی نہیں ہے ، ان کے جسم کو آگ نہیں چھوتی ﴿قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ﴾(الانبیاء69)(اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اے آگ ٹھنڈی ہو جا سلامتی کے ساتھ)اگر صرف ''ٹھنڈی ہو جا'' یہ حکم ہوتا تو برف ہو جاتی اور اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی کو تکلیف ہوتی لیکن وہ ٹھنڈک جو سلامتی کے ساتھ ہو۔ ابراہیم π نے اس واقعے کے بعد جب باہر نکلے اور وقت گزرا، سوال کیا گیا کہ سب سے اچھا لمحہ آپ کی زندگی کا کیا تھا؟ وہ فرماتے ہیں، وہ آگ جو میرے لیے ﴿بَرْدًا وَّسَلٰمًا﴾ ہو چکی تھی میرے لیے وہ جنت بن گئی تھی، میں نے جنت کو اس زمین پر دیکھا ہے۔ تعجب کی بات ہے بھئی آگ، ایسا لمحہ تھا جو آپ کی پوری زندگی میں سب سے اچھا تھا؟ جی ہاں ، کیوں کہ وہ آگ آگ نہیں تھی وہ دیکھنے والوں کے لیے آگ تھی لیکن ان کے لیے جنت تھی۔﴿بَرْدًا وَّسَلٰمًا﴾ اس دنیا میں کہاں ملے گا آپ کو؟ کوئی جگہ ایسی ہے اس دنیا میں جس کو آپ جانتے ہوں جہاں برد بھی ہو اور سلام بھی ہو؟ اس پوری زمین پر نہیں ہے ۔جہاں پر برد ہو گا آپ جا کر دیکھیں جہاں پر یہ گلیشئر ہیں یا جہاں پر یہ برف باری ہوتی ہے وہاں پر لوگ سلامتی کے ساتھ نہیں رہ سکتے۔ برد کے ساتھ سلام نہیں ہوتا اگر برد کے ساتھ سلام ہوتا تو اللہ تعالیٰ کبھی نہ فرماتے ﴿بَرْدًا وَّسَلٰمًا﴾، ﴿بَرْدًا﴾ ہی کافی تھا لیکن ﴿بَرْدًا وَّسَلٰمًا﴾ کا مطلب یہ ہے کہ برد میں تکلیف ہوتی ہے، ٹھنڈک میں

تکلیف ہوتی ہے۔ یہ ایسی ٹھنڈک تھی، یہ ایسی آگ تھی جو ٹھنڈک بھی تھی اور سلامتی بھی تھی۔ تو یہ بہترین لمحہ تھا ان کی زندگی کا، سبحان اللہ۔ تو ابراہیم π کی ملت جب توحید کی ملت تھی ،اس توحید کی وجہ سے اپنے والد کا چھوڑا، اپنے گھر کو چھوڑا، اپنی زمین کو چھوڑا ،جب جان دینے کی باری آئی تو جان بھی دینے کے لیے تیار ہو گئے پیچھے نہ ہٹے یعنی اپنی جان بھی قربان کر دی۔ اپنی بیوی اور بچے کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ مکہ کی وادی میں، صحرا میں چھوڑ دو، چھوڑ دیا۔ وقت نہیں ہے ورنہ میں قصہ بیان کرتا۔ یہ قصہ ادھر ہی پورا ہو جاتا تو گزارش کرتا ہوں کہ تفسیر ابن کثیر میں سورۃ ابراہیم میں یہ قصہ موجود ہے آپ یہ پڑھیں ، بڑے پیارے انداز سے یہ قصہ لکھا ہے کہ واللہ ، انسان آج کے دور میں سوچتا ہے کیا واقعی ایسے لوگ اس دنیا میں آئے تھے؟ کہ اللہ تعالیٰ کی اتنی فرماں برداری اللہ تعالیٰ کے پیارے انبیاء O کر کے گئے اور ایسے لوگوں کے کوئی مخالفین بھی ہوتے تھے، تعجب ہوتا ہے، سبحان اللہ۔

ہمارے گھر میں بچوں کو تھوڑی تکلیف ہو جائے تو ہماری دنیا چلی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی کو حکم ہو رہا ہے اس وادی میں جاؤ اور اپنی بیوی بچے کو چھوڑ کر آؤ۔ اور اس سے زیادہ جو بڑی مشکل بات تھی کہ کلام بھی نہیں کرنا۔ امتحان دیکھا ہے؟ چنانچہ اس وادی کی طرف جاتے ہیں اپنی بیوی اور اپنے بچے کو چھوڑ دیتے ہیں۔ صحرا ہے کچھ بھی نہیں ہے، ریت ہی ریت ہے، ہر طرف موت ہی موت نظر آتی ہے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ جہاں پر اللہ تعالیٰ کا حکم تھا دونوں کو بٹھایا، ایک برتن میں پانی دوسرے برتن میں کھجور رکھا اور چلے گئے۔ ہاجر] پیچھے بھاگتی ہیں، اے ابراہیم ! کہاں جا رہے ہو؟ کہاں چھوڑ کر جا رہے ہو؟ بات کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اے ابراہیم ! کس کے حوالے کر کے جا رہے ہو؟ آخر

میں ان کو پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہو گا۔ کیا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے ؟ فرمایا جی ہاں۔ اس مومنہ عورت نے ایسے الفاظ کہے کہ اللہ کی قسم اگر سونے سے لکھے جاتے تو پھر بھی کم تھے۔ اللہ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ کا حکم ہے "إِذًا لا يُضَيِّعُنَا اللَّهُ "اللہ تعالیٰ ہمیں کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ تپتی ہوئی ریت ہے، ہر طرف موت ہے، ہمیں اللہ تعالیٰ کبھی ضائع نہیں کرے گا، جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہے تو سر آنکھوں پر ہے۔ واپس چلی جاتی ہیں اپنے بچے کے پاس بیٹھ جاتی ہیں۔ ابراہیم π جب دور چلے جاتے ہیں ایسی جگہ پر جہاں پر ان کی اہلیہ ان کو نہ دیکھے پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ! آپ کے حکم کے مطابق میں نے اپنے بیوی اور بچے کو ایسی جگہ پر چھوڑا﴿ رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ﴾(ابراہیم/37) (اے میرے رب! میں نے اپنی کچھ اولاد اس بے کھیتی کی وادی میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس بسائی ہے) جہاں پر کچھ بھی نہیں ہے اور ایسی پیاری دعا وہاں پر مانگی کہ اللہ کی قسم اس دعا کی وجہ سے آج تک بھی دیکھیں کہ مکہ میں خیر ہی خیر ہے۔ ایک وقت تھا کہ جہاں پر پانی کی بوند نہیں تھی اور آج دنیا کی واحد جگہ ہے جہاں پر چوبیس گھنٹے پانی ہے کبھی پانی کی قلت نہیں ہے۔ دنیا کی واحد جگہ تھی جہاں پر کھانے کو کچھ نہیں ملتا تھا، صحرا تھا اور آج دنیا کی وہ واحد جگہ ہے جہاں پر چوبیس گھنٹے گوشت تو ضرور ہوتا ہے۔ گوشت کبھی کبھی ختم ہوا؟ آپ جانتے ہیں کہ کبھی گوشت ختم نہیں ہوا مکہ میں یا وہاں پر کفارہ کا جو گوشت ہوتا ہے جو جانور ہوتا ہے وہ حرم کی حدود کے اندر ہی آپ ذبح کر سکتے ہیں باہر نہیں کر سکتے۔ حج اور عمرے کے جتنے بھی کفارے ہیں حرم کی حدود کے اندر۔ وہ کہاں جاتے ہیں ؟ مکہ میں ہی جاتے ہیں

،اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے۔اس کے علاوہ حج اور عمرے میں جو قربانیاں ہوتی ہیں سب سے زیادہ استفادہ مکہ والوں کو ہوتا ہے ۔﴿ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ ﴾ (ابراہیم/37) سبحان اللہ، صحرا میں اور فروٹ ؟یعنی دنیا کے لحاظ سے تو یہ ناممکن بات ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے﴿ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴾دنیا کی واحد جگہ ہے جہاں پر چوبیس گھنٹے جو بھی فروٹ لینا چاہیں آپ کو مل جائے گا، دنیا کی واحد جگہ ہے جو کل صحرا تھی کوئی قیمت نہیں تھی، آج دنیا کی واحد جگہ ہے جس کا ایک میٹر، سکوائر میٹر پوری دنیا میں سب سے مہنگا ہے۔ واشنگٹن میں بھی، نیویارک میں بھی، وائٹ ہاؤس میں بھی اتنی قیمت میں آپ کو ایک سکوائر میٹر نہیں ملے، سبحان اللہ۔ یہ برکت کہاں سے آئی ؟ یہ ابراہیم π کی دعا سے آئی اور یہ بھی دعا مانگی کہ اے اللہ تعالیٰ ! ان ہی لوگوں کے لیے ان ہی میں سے ایک ایسا نبی بھیجنا جو ان کا تزکیہ کرے اور ان کو تعلیم دے۔

سبحان اللہ، اور ان کی دعا کی برکت سے محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے چنا اور اپنا پیارا نبی بنایا۔ تو ملت ابراہیم، یہودی بھی کہتے ہیں کہ ہماری ملت ابراہیم کی ملت ہے، عیسائی کہتے ہیں کہ ہماری ملت ابراہیم کی ملت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں کی نفی کی:

﴿ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا ﴾ (آل عمران/67)

سبحان اللہ !

(ابراہیم π نہ یہودی تھے اور نہ ہی نصرانی تھے)

اور سب سے قریب جو حق پر ہیں جو ابراہیم π کی ملت پر ہیں وہ محمد ﷺ کے متبعین ہیں۔ مسلمان جو ہیں جتنے بھی مسلمان گزرے چاہے موسیٰ π کے دور میں تھے یہودی یا عیسیٰ π کے دور کے عیسائی تھے یا محمد ﷺ کی زندگی میں یا بعد میں آنے والے جو مسلمان ہیں اور جنہوں نے توحید کو سمجھا اور اس پر عمل کیا یہ ملت ابراہیم میں شامل ہیں سارے۔

ملت ابراہیم ہے کیا؟ اتنی لمبی تقریر کر دی میں نے دیکھیں تو سہی یہ ہے کیا؟ ”أن تعبد الله وحده، مخلصا له الدين“ سبحان اللہ، بس یہ ہی الفاظ ہیں؟ جی ہاں، یہ ہی ہے ملت ابراہیم، چار الفاظ ہیں بس ”أن تعبد الله وحده، مخلصا له الدين“ میں پھر سے کہتا ہوں کہ یہ چار الفاظ ہی ملت ابراہیم ہیں، یاد رکھیں ”أن تعبد الله وحده، مخلصا له الدين“ جس نے ان چار الفاظ کو سمجھ لیا واللہ، اس کی دنیا اور آخرت میں کامیابی ہی کامیابی ہے اور جس نے ان الفاظ کو نہیں سمجھا وہ دنیا اور آخرت کے خسارے میں ہی ہے، اس کی زندگی ساری خسارے میں ہی گزرے گی اور اس کی موت بھی خسارے پر ہو گی اور آخرت میں بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خسارے میں ہی رہے گا اور اللہ تعالیٰ کے شدید ترین عذاب کا مستحق ہو گا۔

”أن تعبد“ (بے شک عبادت کرنا) ”الله“ (اللہ تعالیٰ کی) ”وحده“ (صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی، اکیلے کی کسی اور کی نہیں) ”مخلصا له الدين“ (اخلاص کے ساتھ)۔

پورے کے پورے دین میں اخلاص۔ عبادت کیا ہے؟ عبادت کسے کہتے ہیں؟ لغت میں عبادت کا مطلب ہے ”تذلل“ کسی کے لیے ذلیل ہونا۔ عربی زبان میں کہتے ہیں

”طريق معبد“یعنی”طريق مذلل“ وہ راستہ جسے ایسے ہموار کیا جائے جس پر لوگ آسانی سے چل سکیں اور اصطلاح میں عبادت کا مطلب ہے:

”التذلل لله ، محبة وتعظيما لإتباع أوامره واجتناب نواهيه على الوجه الذي جاءت به شرائعه“

یعنی اللہ تعالیٰ کے لیے ذلت اور انکساری اور خشوع وخضوع کے ساتھ، محبت اور تعظیم کے ساتھ سر جھکا دینا (کیسے ؟) اللہ تعالیٰ کے احکامات کی فرماں برداری کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے اجتناب کرتے ہوئے (کس طریقے سے ؟) جس طریقے سے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ شریعت لے کر آئے، اس شریعت پر عمل کرتے ہوئے۔

یہ ہے عبادت کا مفہوم، اصطلاح میں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے لیے ذلت کے ساتھ انکساری کے ساتھ خشوع وخضوع کے ساتھ سر جھکا دینا اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دینا ”محبة وتعظيما“ محبت کے ساتھ تعظیم کے ساتھ۔ کیسے ہو گا یہ کام؟ کیا صرف دل سے یہ کافی ہے؟ کیوں کہ محبت، تعظیم، خشوع وخضوع، ذلت، انکساری یہ سب دل کے اعمال ہیں۔ تو کیا صرف دل سے ہی یہ جاننا ہے کہ یہ عبادت ہے، یہ کافی ہے؟ نہیں لإتباع أوامره واجتناب نواهيه اللہ تعالیٰ کے احکامات کی فرماں برداری کرتے ہوئے، جہاں پر اللہ تعالیٰ کا حکم ہے توحید کا سر جھکا کر لبیک کہنا ہے اور اس پر عمل بھی کرنا ہے کہ توحید کا اگر مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کرنی تو کسی اور کی عبادت نہیں کرنی، یہ کوئی اور کتنی بڑی ذات کیوں نہ ہو، اللہ تعالیٰ کا مقرب فرشتہ کیوں نہ ہو یا اللہ تعالیٰ کا پیارا نبی کیوں نہ ہو ۔ اللہ تعالیٰ حکم ہے ﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾

(اور نماز قائم کرو) تو نماز قائم کرنی ہے جب تک یہ سانس چل رہی ہے، یہ عقل موجود ہے، نماز ہر مکلف پر فرض ہے ہاں سانس رک جائے، عقل سلب کردی جائے پاگل انسان ہو جائے تو وہ مرفوع القلم ہے اور سانس نکل جائے تو اس دنیا سے جان چھوٹ گئی پھر نماز فرض نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے نماز کا نماز قائم کرنی ہے۔ کیسے قائم کرنی ہے؟ جیسے نبی رحمت ﷺ نے ہمیں حکم دیا﴿ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ﴾ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے زکوٰۃ دو، تو زکوٰۃ دیں گے یہ نہیں کہ اتنا مال ہو گیا ہے، میرے پاس ملین ڈالرز ہیں اگر میں اپنی زکوٰۃ گنتا ہوں تو یہ لاکھوں ڈالر میں حساب ہوتا ہے تو میرے پیسے کم ہو جائیں گے۔ نہیں، جس نے زکوٰۃ نہیں دی کنجوسی کرتے ہوئے وہ کافر نہیں ہے لیکن وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے ،اس نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے نہیں کیا صحیح طریقے سے، وہ مومن ہے لیکن اس کا ایمان ناقص ہے، اس کی عبودیت ناقص ہے، اس کی بندگی ناقص ہے جب تک کہ وہ زکوٰۃ نہیں دیتا اور اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری مکمل طریقے سے نہیں کرتا "واجتناب نواھیہ" اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے بچنا، اللہ تعالیٰ کی منع کی ہوئی چیزوں کو جن سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے ان سے دور ہو جانا۔ اللہ تعالیٰ نے شرک سے روکا ہے تو شرک سے دور ہو، کسی کے سامنے ہاتھ نہیں اٹھے گا سوائے اللہ تعالیٰ کے، کسی کے سامنے دامن نہیں پھیلائیں گے سوائے اللہ تعالیٰ کے، کوئی مشکل کشا کوئی حاجت روا نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے ۔اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی مشکل کشا ہے کوئی اور ذات بھی مشکل کشا ہے تو اس نے توحید کو سمجھا ہی نہیں ہے، وہ تو دائرۂ اسلام میں داخل ہوا ہی نہیں ہے۔

اسی طریقے سے سود حرام ہے جو شخص سود سے اجتناب نہیں کرتا تو اس نے اللہ تعالیٰ کی بندگی مکمل طریقے سے نہیں کی ۔ اور یہ بندگی کیسے کرنی ہے ؟ "اتباع أوامره، واجتناب نواهيه" کیسے کرنے ہیں ؟ جس طریقے سے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ نے ہمیں بیان کیا ہے۔

یہ ہے بندگی کی مکمل تعریف۔ یاد رکھیں، بندگی کے، عبادت کے تین ارکان ہیں جس کے بغیر بندگی نہیں ہوتی، محبت، ڈر اور امید، ان تین بنیادوں کے علاوہ بندگی نہیں ہوتی، ناقص بندگی ہے اللہ تعالیٰ کو منظور نہیں ہے۔

1۔ محبت، اور لفظ محبت کا استعمال ہو گا، عشق کا لفظ کبھی استعمال نہیں ہو گا، جائز نہیں ہے ۔اور پہلے بیان کر چکے ہیں کہ عشق کا لفظ عربی زبان میں اس محبت کو کہتے ہیں جس میں شہوت ہو اور یہ اللہ تعالیٰ کے لیے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی ﷺ کے لیے ہر گز جائز نہیں ہے۔ تو محبت سب سے پہلی بنیاد ہے سب سے پہلا رکن ہے۔

2۔ڈر، اللہ تعالیٰ کا ڈر

3۔امید

اور یہاں پر کلمہ گو مسلمانوں کے فرقے ہوئے۔ کچھ لوگوں نے محبت سے عبادت کی نہ ڈر ہے اور نہ امید ہے، صرف محبت ہے اور محبت کا لفظ وہ استعمال نہیں کرتے وہ عشق کا لفظ استعمال کرتے ہیں جیسا کہ صوفی۔ صوفی مذہب میں صرف محبت کرنا جانتے ہیں اس لیے ان کی اکثر کتابوں میں آپ پڑھیں گے اور وہ یہ کہتے ہیں کہ عشق وہ مرتبہ ہے اگر کوئی شخص اس پر فائز ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کا ولی بن جاتا ہے اور ہر انسان عاشق نہیں ہو سکتا عاشق کی خاص شرطیں ہیں۔ دنیا کو چھوڑنا پڑتا ہے، جنگلوں میں بھٹکنا پڑتا ہے، غاروں میں بھٹکنا

پڑتا ہے،ایک ایک بادام پر گزارا کرناپڑتا ہے پھر تو آپ صحیح سچے عاشق ہو سکتے ہیں یعنی آپ کے دل کو سلب کر لے اللہ تعالیٰ کی محبت اور مثالیں دیتے ہیں نعوذ باللہ، جیسے لیلیٰ نے مجنوں کے دل کو سلب کر لیا تھا۔ واللہ، تعجب ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے ایسے الفاظ کوئی شخص، کوئی عاقل استعمال کر سکتا ہے۔ جیسا کہ لیلیٰ نے مجنوں کے دل کو سلب کر لیا تھااور مجنوں لیلیٰ کا عاشق تھاتو اللہ تعالیٰ کا ولی وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے ایسا عشق کرے،جو ایسا عشق کرتا ہے وہی اللہ تعالیٰ کا ولی ہے، اللہ تعالیٰ کا مقرب ہے کیوں کہ اس کی سوچ میں صبح و شام صرف اور صرف اللہ ہی ہے اور کچھ بھی نہیں ہے، اس کو ہر طرف اللہ نظر آتا ہے جیسے مجنوں کو ہر طرف لیلیٰ نظر آتی تھی﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيۡهِ رٰجِعُوۡنَ﴾تو یہ گروہ تھا جو صرف محبت کی بنیاد پر عبادت کرتا تھا نہ خوف ہے نہ ڈر ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم جنت کے لیے عبادت نہیں کرتے ہمیں جنت کی ضرورت نہیں ہے،جو شخص یہ کہتا ہے کہ جنت کے لیے ہم یا ثواب کے لیے ہم عبادت کرتے ہیں،ان کے اخلاص میں کھوٹ ہے وہ مخلص نہیں ہیں،اللہ تعالیٰ نے تو اخلاص کا حکم دیا ہے اور ڈرتے اس لیے نہیں ہیں، جہنم کے ڈر سے ہم کوئی عبادت نہیں کرتے اگر جہنم کے ڈر سے عبادت کرتے تو پھر اللہ تعالیٰ کا ڈر کہاں گیا تو ہم تو صرف اللہ تعالیٰ سے ہی محبت کرتے ہیں،اللہ تعالیٰ سے ہمارے دل جڑ چکے ہیں،اس محبت اور اس عشق کے بعد نہ ہمیں جنت کا ہوش ہے اور نہ ہمیں جہنم کا ہوش ہے۔ رابعہ بصری کے بارے میں وہ کہتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ جنت بچوں کا کھیل ہے۔ جنت کی باتیں کرتے ہیں بچوں کا کھیل ہے۔اور یہ گروہ جیسا کہ آپ جانتے ہیں عقل سلیم اور قلب سلیم

کے بالکل مخالف اور منافی ہے۔ شریعت تو دور کی بات ہے کوئی اچھی عقل والا شخص اس چیز کو تسلیم نہیں کر سکتا۔

دوسرا گروہ تھا انہوں نے محبت اور امید کو ایک طرف ایک طرف رکھا اور ڈر کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور راہ راست سے یہ لوگ بھی ہٹ گئے جیسا کہ خوارج اور معتزلہ، انہیں کہتے ہیں وعیدی، جو صرف قرآن مجید میں سے اور صحیح حدیث میں سے وہ نصوص، وہ دلیلیں لیتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کے عذاب کا ذکر ہو کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے تو ان نصوص کو لے کر، ان پر عمل کر کے باقی جو اللہ تعالیٰ کی امید کے نصوص ہیں ان کو چھوڑ دیا ہے اور ان پر عمل کرتے کرتے وہ یہ کہتے ہیں کہ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے، کبیرہ گناہ کرتا ہے وہ کافر ہے، دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کیسے کی، اس کی جرأت کیسے ہوئی، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سود نہ کھاؤ میری جنگ ہے میرے رسول کی بھی جنگ ہے اور یہ شخص سود کھاتا ہے اس لیے یہ کافر ہے۔ تو قرآن مجید کو آدھا آدھا کر دیا، جو ان کو اچھا لگتا تھا وہ نص وہ لے لیتے تھے اور جو ان کے مخالف ہوتا تھا ان کو چھوڑ دیتے تھے۔ یہ گروہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ یہ راہ راست سے ہٹ چکا ہے۔ خوارج اور معتزلہ، اہل سنت والجماعت میں سے نہیں ہیں جیسا کہ صوفی نہیں۔

تیسرا گروہ آیا اور انہوں نے صرف امید کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی صرف امید۔ نہ محبت کی طرف توجہ دی اور نہ ہی ڈر کی طرف اور یہ ہیں مرجیہ۔ مرجیہ وہ گروہ جو کہتا ہے کہ ایک دفعہ کلمہ پڑھ لیا، اپنے دل سے اپنے ربّ کو جان لیا کافی ہے پھر انسان کافر ہو نہیں سکتا کچھ بھی کرے، بس مسلمان ہی مسلمان ہے۔ گناہ کبیرہ کرتا ہے اس کا ایمان، جو شخص سود کھاتا ہے ابو بکر صدیق کا ایمان برابر ہے ایمان میں فرق نہیں ہو سکتا دونوں برابر ہیں،

امید ہے۔ڈر کے نصوص چھوڑ دیئے اور امید کے نصوص لے لیے بالکل بر عکس خوارج اور معتزلہ کے۔

چوتھا گروہ، جس کو اللہ تعالیٰ نے راہ راست پر چلنے توفیق عطا فرمائی اہل سنت والجماعت۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی محبت کے ساتھ ڈر کے ساتھ اور امید کے ساتھ اور ان تینوں میں وہی ترازو، وہی balance رکھا جو نبی رحمت ﷺ نے اپنے صحابہ کرام[کو سمجھایا اور صحابہ کرام [نے ہمیں سمجھایا۔ جو یہ شریعت موجود ہے نبی رحمت ﷺ کے زمانے سے لے کر آج تک اور تا قیامت ان شاء اللہ یہ گروہ رہے گا الطائفۃ المنصورہ، یہ کامیاب گروہ رہے گا ان شاء اللہ، اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔اسی راستے پر جس پر صحابہ کرام[چلتے تھے پھر ان کے جانشین تابعین پھر تبع تابعین وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسانٍ إِلىٰ يومِ الدِّينِ یہ سلف صالحین کا راستہ ہے اور اسی کو سلفیت کہتے ہیں۔الله المستعان۔

"أن تعبد الله وحده" ابھی صرف عبادت کی بات ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت "وحده" تاکید ہے کہ عبادت میں توحید کرنا بہت ضروری ہے اور یہ ہی مقصود ہے۔ توحید ربوبیت اور اسماء وصفات کا ذکر یہاں پر نہیں ہوا کیوں کہ وہ میں نے پہلے بیان کیا، انسان اپنی فطرت سے جانتا ہے کہ اس کا خالق ہے، مالک ہے، تدبیر کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ ، ہر انسان جانتا ہے۔ جس نے انکار کیا تکبر کی وجہ سے انکار کیا یا اس کی عقل ماری ہوئی ہے۔ باعقل، باشعور انسان کبھی انکار نہیں کر سکتا کہ اس کو کوئی پیدا کرنے والا ہے اور کوئی رزق دینے والا ہے اور کوئی تدبیر کرنے والا ہے۔ تو یہاں پر حنیفیہ جو ملت ابراہیم ہے وہ توحید العبادۃ ہے شیخ صاحب یہ کہنا چاہتے ہیں اس لیے صرف اسی لفظ کو یہاں پر استعمال کیا ہے اور جیسے آگے دیکھیں گے ہم کہ توحید العبادۃ پر شیخ صاحب نے بہت اہتمام کیا ہے اور یہ

ہی راستہ تھا سلف صالحین کا اور ان سے پہلے انبیاءo کا۔ جتنے بھی رسولo آئے توحید العبادۃ کی بات کی ہمیشہ۔ ﴿اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ﴾ (الاعراف/65) جو بھی جتنے رسولo آئے۔ ''وحدہ'' تاکید ہے توحید العبادۃ کی ''مخلصا لہ الدین'' اخلاص دین کے ساتھ۔ اخلاص کیا ہے؟ کسی چیز کو گندگی سے پاک کرنا۔ خالص دودھ کون سا ہوتا ہے؟ جس میں ملاوٹ نہ ہو۔ خالص شہد کون سا ہوتا ہے؟ جس شہد میں ملاوٹ نہ ہو۔ خالص سونا؟ جس سونے میں ملاوٹ نہ ہو۔ اور خالص دین؟ جس دین میں ملاوٹ نہ ہو۔ دودھ میں تو پانی ڈال کر اس میں ملاوٹ کر سکتے ہیں، سونے میں تانبہ ملا کر اس میں ہم ملاوٹ کر سکتے ہیں۔ دین میں کیا ملے گا؟ وہ کون سی چیز ہے جو دین میں مل کر اخلاص کو ختم کر دیتی ہے؟ سب سے پہلے شرک اور شرک میں ریاء بھی آتا ہے شرک اصغر پھر بدعات پھر اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں۔ یہ وہ ملاوٹیں ہیں جو دین سے اخلاص کو ختم کر دیتی ہیں اور سر فہرست ہے شرک۔ جوں ہی شرک عبادت میں آیا کسی بھی عبادت میں چاہے وہ غیر اللہ کی عبادت میں ہو شرک اکبر ہو یا ریاکاری ہو جو شرک اصغر ہے، اخلاص ختم کر دیتی ہے اور اکثر لوگ یہ ہی غلطی کرتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ اخلاص کا منافی ہے ریاء۔ نہیں ریاء نہیں، ریاء تو ایک جزء ہے۔ اخلاص کا سب سے بڑا منافی ہے شرک اکبر کیوں کہ اخلاص کا لفظ اگر ہم الگ سے استعمال کریں تو اس میں توحید بھی شامل ہے اگر توحید اور اخلاص کہیں تو پھر شرک اور شرک اصغر ہوتا ہے اور ریاکاری ہوتی ہے لیکن جب اخلاص کا لفظ اس طریقے سے بیان کیا جائے تو آپ کے ذہن میں یہ بات ہونی چاہیے کہ اس میں شرک اکبر اور شرک اصغر دونوں شامل ہیں ''مخلصا لہ الدین''

تو ملت ابراہیم یہ ہے کہ عبادت کو سمجھو کہ عبادت کیا ہے، جو میں نے بنیادی باتیں بیان کی ہیں اور عبادت کے ارکان کیا ہیں۔ عبادت بغیر اخلاص کے نہیں ہوتی، شیخ صاحب یہ بیان کر رہے ہیں اور اسے کہتے ہیں شروط العبادۃ۔ عبادت کی دو شرطیں ہیں، تین رکن بیان کر چکے ہیں، دو شرطیں ہیں:

1۔ پہلی شرط ہے "الاخلاص" بغیر اخلاص کے عبادت اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول نہیں ہے اور اخلاص کا مطلب ہے کہ آپ کی عبادت میں کوئی ملاوٹ نہ ہو۔ یہ عبادت اللہ تعالیٰ کا حق ہے، ساری کی ساری اور پوری کی پوری عبادت صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، یہ ہوتا ہے اخلاص چاہے کوئی بھی عبادت ہو صرف نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نہیں یا جو ارکان اسلام ہیں صرف یہ نہیں کیوں کہ کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ نماز صرف اللہ تعالیٰ کے لیے فرض ہے اور دعا اور پکار، نذر و نیاز اور قربانی اللہ تعالیٰ کے لیے بھی جائز ہے اور کسی ولی کے لیے بھی جائز ہے۔ ہم کہتے ہیں ہر گز نہیں۔ اب نماز میں اور دعا و پکار اور قربانی میں کیا فرق ہے؟ یہ بھی عبادت ہے اور وہ بھی عبادت ہے۔ جب آپ یہ اقرار کرتے ہیں کہ نماز صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے تو دعا، پکار، قربانی، نذر و نیاز کیوں اللہ تعالیٰ کے لیے نہیں ہے؟ یہاں پر کسی اور کو کیوں شریک کرتے ہو؟

مجھے تعجب ہوا ایک مرتبہ پاکستان میں تھا تو ایک بڑھیا کو دیکھا کہ جمعرات کا دن تھا، روزہ رکھا ہوا تھا۔ مجھے بہت خوشی ہوئی کہ پاکستان میں بھی ایسے لوگ ہیں جو جمعرات کو روزہ رکھتے ہیں تو میں نے کہا کہ بھئی بہت خوشی کی بات ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے، اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے آپ نے روزہ رکھا ہے۔ کہتی ہے کہ جی ہاں بیٹا، میں نے آدھے دن کا علی مشکل کشا کا روزہ رکھا ہے۔ واللہ، واللہ مجھے تعجب ہوا۔ میں نے پھر پوچھا

کہ آدھے دن کا روزہ اور علی مشکل کشا کے لیے، روزہ بھی ہوتا ہے؟ کہتی ہیں، جی ہاں بیٹا آپ کو نہیں پتہ۔ میں نے کہا کہ مجھے تو نہیں پتہ کہ ان کے لیے روزہ ہوتا ہے، میں تو یہ جانتا ہوں کہ روزہ تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہی ہوتا ہے۔ کہتی ہیں کہ نہیں بیٹا یہ بھی اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں شیر خدا ہیں ان کے لیے بھی روزہ ہوتا ہے۔ ان کو سمجھانے میں مجھے کئی سال لگ گئے، الحمدللہ سمجھ گئیں، الحمدللہ۔

تو میں یہ سمجھتا تھا کہ یہ لوگ صرف قربانی، نذر و نیاز میں شرک کرتے ہیں، ان میں شرک نہیں کرتے اور کسی سائل نے سوال کیا تھا پچھلے دونوں کسی نے میرے خیال سے البحر الصیفي پر جو پروگرام تھا وہ پر کسی نے سوال کیا درس کے بعد وہ کہتے ہیں کہ میں دو رکعت غوث کے لیے پڑھتا ہوں، جائز ہے؟ واللہ، مجھے تعجب ہوا کہ کہاں سے یہ سوال آرہے ہیں۔ کیا واقعی لوگ ایسا کر رہے ہیں؟ یہ تو بات ذہن میں آنے والی ہی نہیں ہے۔ ہمارا جھگڑا تو قربانی میں، نذر و نیاز میں، دعا و پکار میں ہے، یہ پہلی دفعہ میں نے سنا ہے زندگی میں کہ نماز بھی کسی اور کے لیے پڑھی جاتی ہے، روزہ بھی کسی اور کے لیے رکھا جاتا ہے، ہماری امت میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ یعنی اس ٹیکنالوجی کے دور میں جس کی جیب میں موبائل ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ شخص دنیا کے لحاظ سے عالم ہے۔ علم ہے اسے کہ یہ کیسے آن ہوتا ہے، کیسے اسے فیڈ کرتے ہیں، کیسے میسج بھیجتے ہیں، واللہ، جاہل لوگ میں نے دیکھے ہیں وہ فٹا فٹ کرتے ہیں تو ان لوگوں کو یہ علم نہیں ہے کہ نماز، روزہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے، تعجب کی بات ہے۔ ہم نے واللہ اس دنیا میں وہ چیزیں سیکھی ہیں جس کی ضرورت تھی ہی نہیں، واللہ نہیں ضرورت تھی لیکن ہم نے وہ سیکھی ہیں چاہے اس میں فائدہ ہو یا نہ ہو ہم

نے سیکھی ہیں اس میں وقت لگایا ہے۔ جس چیز میں دنیا اور آخرت کی کامیابی ہے اس کو ہم نے چھوڑ دیا، اس کے بارے میں پوچھتے بھی نہیں ہیں۔ اللہ المستعان

بہر حال، تو پہلی شرط ہے عبادت کی اخلاص اور اخلاص کے منافی ہے شرک اکبر اور شرک اصغر اور بدعات، یہ سارے اخلاص کے منافی ہیں۔

2۔ دوسری شرط ہے ''اتباع'' نبی رحمت ﷺ کا طریقہ۔ عبادت تو انسان اللہ تعالیٰ کے لیے کرتا ہے۔ مثال کے طور پر نماز عبادت ہے، ایک شخص ہے وہ نماز تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہی پڑھ رہا ہے لیکن فجر کی نماز اس شخص نے تین رکعت پڑھی ہے۔ اس کی عبادت درست ہے ؟ نہیں درست۔ کیوں، اخلاص تو اس کا تھا؟ کہاں پر غلطی ہوئی ؟ دوسری شرط میں، اتباع رسول ﷺ میں غلطی ہوئی۔ اس لیے یاد رکھیں، عبادت کوئی بھی عبادت ہو بغیر دلیل کے ثابت نہیں ہوتی یعنی اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یہ عبادت ہے تو اس کی دلیل ہونی چاہیے، مثال بیان کریں گے دلیل کے ساتھ۔ جس کی دلیل نہیں وہ عبادت نہیں اور اگر ثابت ہو جائے تو اس میں کسی اور کو شریک کرنا شرک ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور اگر ثابت نہیں ہے تو وہ ہے بدعت۔ میں پھر سے کہتا ہوں، یہ بنیادی بات ہے سمجھ لیں کہ کوئی بھی عبادت بغیر دلیل کے ثابت نہیں ہوتی اگر دلیل نہیں ہے تو وہ بدعت ہے اور اگر دلیل ہے تو وہ کسی اور کے لیے صرف کرنا شرک ہے، شرک اکبر ہے دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔ دیکھیں کتنا نازک مسئلہ ہے عبادت کا۔ یا تو شرک اکبر ہے دائرہ اسلام سے خارج ہے اور یا بدعت ہے ''وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ ، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةٌ ، وَكُلُّ ضَلاَلَةٍ فِى النَّارِ'' (ہر نئی چیز بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا ٹھکانہ جہنم ہے)۔ دونوں راستے، عبادت ایک ایسی تلوار سمجھ لیں جس کی اتنی باریک دھار ہے

جس کے دونوں طرف گہرائیاں ہیں ایک شرک کا گڑھا ہے، جہنم ہے، یہاں پر بھی جہنم ہے بدعت ہے اور شرک ہے اور لوگ پرواہ بھی نہیں کرتے۔ تو عبادت کی پہلی شرط ہے اخلاص اور دوسری شرط ہے اتباع نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔

”وبذلك أمر الله جميع الناس“ اسی ملت ابراہیم کی اتباع کے لیے یعنی اللہ تعالیٰ کی اتباع کرنا، کسی اور کو عبادت میں اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہرانا اور اخلاص کے ساتھ پورے دین میں یعنی صرف نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ میں نہیں بلکہ ان چیزوں میں بھی اور چھوٹی سے چھوٹی عبادت کیوں نہ ہو۔ صدقات اور خیرات بھی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے، یہ بال کٹوانا اور منڈوانا جو ہیں، اگر کوئی شخص بال منڈواتا ہے ثواب کی نیت سے تو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہونا چاہیے اگر کسی پیر کے لیے یا اگر کسی مزار پر اس نے بال منڈھوائے تو یہ شرک اکبر ہے، یاد رکھیں۔ یہ عبادت ہے، نسک ہے اور ﴿ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ (الانعام/162) نسک عام لفظ میں عبادت کو کہتے ہیں اور خاص لفظ میں حج کے اعمال کو کہتے ہیں جو بھی حج کے اعمال ہیں اور بال منڈھانا واجبات حج میں سے ہے۔ تو کسی اور کے لیے بال منڈوانا شرک ہے، یاد رکھیں۔ اگر ویسے انسان بغیر ثواب کی نیت سے بال منڈواتا ہے یعنی عبادت کی نیت نہیں ہے، ذلت اور انکساری جو میں نے یہ شرطیں اور ارکان بیان کیے ہیں، اس کے علاوہ کرتے ہیں کوئی حرج نہیں ہے لیکن یہ نیت نہ ہو کہ اس میں ثواب ہے اور کس کے لیے میں کر رہا ہوں۔ واللہ، مجھے تعجب ہوتا ہے، یمن میں ایک

علاقہ ہے وہاں ہود ؑ کی قبر ہے۔وہ کہتے ہیں،اللہ اعلم صحیح ہے کہ نہیں لیکن ہر سال شوال میں 10، 11، اور 12 تاریخ کو حج ہوتا ہے۔ میں نے کہا حج ؟! جی ہاں، حج ہی ہوتا ہے۔ کیوں ؟ وہاں کے جو صوفی حضرات ہیں ان کا ایمان ہے، وہ کہتے ہیں جو شخص قدرت نہیں رکھتا اس کے پاس پیسہ نہیں ہے، آج کل حج بہت مہنگا ہو گیا ہے وہاں پر حج نہیں کر سکتا، وہ یہاں پر آئے، خاص کپڑے پہنے سبز رنگ کے یا سفید رنگ کے اور سات چکر لگائے اس قبر کے اور پھر مسعی بھی ہے سعی بھی کرے سات چکر لگائے اور پھر ایک جگہ پر مخذفہ ہے، ایک پتھر ہے چھوٹے چھوٹے پتھر سات سات کنکر اس پتھر کو مارتے ہیں ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ﴾۔اس کے بعد قربانی ہوتی ہے پھر سر کے بال منڈواتے ہیں۔ کچھ رہ گیا ہے حج کا کوئی عمل ؟ کوئی رہ ہے ؟ اگر یہ حج نہیں ہے تو حج کسے کہتے ہیں ؟ یہ حج ہے ،آج بھی یہ ہوتا ہے اور واللہ دیکھنے والوں نے دیکھ کر ہمیں خبر دی ہے، آنکھوں سے دیکھ کر سنی سنائی نہیں، آج بھی ہوتا ہے۔اور جو لوگ نہیں کر سکتے یعنی وہاں پر جانا جو یمن کے علاقے ہیں دور کے علاقے ہیں وہ تو بے چارے یہاں تو نہیں آ سکتے، ان کو کچھ پیسہ چاہیے۔ ان کے لیے چندہ اکٹھا کیا جاتا ہے (شرک میں مدد) چندہ اکٹھا کر کے ان کو یہ حج کروایا جاتا ہے۔﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ﴾۔

”وبذلك أمر الله جميع الناس“ اسی کے لیے اللہ تعالیٰ نے یعنی اسی توحید العبادۃ کے لیے اللہ تعالیٰ نے سارے لوگوں کو حکم دیا ”وخلقهم لها“ اور اسی کے لیے اللہ تعالیٰ

نے پیدا کیا پوری مخلوق کو۔ کیوں پیدا کیا؟ توحید العبادۃ کے لیے۔ اس کی دلیل کیا ہے؟ شیخ صاحب فرماتے ہیں، کما قال تعالی:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ (الذاریات/56)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(اور میں نے نہیں پیدا کیا جن اورانس کو سوائے میری عبادت کے لیے ﴿إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ سوائے اس کے کہ وہ صرف اور صرف میری عبادت کریں)

اور یہاں پر عبادت صرف نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ نہیں ہے بلکہ جیسا کہ شیخ صاحب نے فرمایا ہے کہ "أن تعبد الله وحده مخلصاً له الدين" سارے کا سارا دین۔ عبادت بہت وسیع مفہوم رکھتا ہے، کچھ لوگوں نے سمجھا ہے کہ یہ جو ارکان اسلام ہیں یہ ہی عبادت ہے، ہرگز نہیں۔ آپ اگر ڈیوٹی پر جاتے ہیں اور امانت کے ساتھ آپ کام کرتے ہیں، پورا وقت دیتے ہیں، حلال کھاتے ہیں، اپنے بچوں کے لیے حلال کمائی لے کر آتے ہیں، یہ عبادت ہے۔ آپ اگر اپنے مسلمان بھائی کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہیں "تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ صَدَقَةٌ" عبادت ہے۔ اپنے پڑوسی کی خبر رکھتے ہیں عبادت ہے۔ حتی کہ اپنی بیوی اور بچوں کے منہ میں جو لقمہ آپ دیتے ہیں وہ بھی عبادت ہے۔ دیکھیں کمائیں گے تو آپ، وہ کھائیں گے تو ضرور لیکن اگر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے آپ نے یہ حلال کمائی کمائی ہے تو واللہ ایک ایک لقمے پر آپ کو ثواب مل رہا ہے، ایک ایک لقمے پر اور دوسری طرف جو شخص حرام کما کر اپنے بچوں کو کھلاتا ہے ایک ایک لقمے پر وہ جواب دہ ہے، ایک

ایک لقمے پر۔اب گنیں کہ ساٹھ سال کی عمر میں کتنے لقمے انسان کھاتا ہے۔واللہ جواب دینا پڑے گا۔اگر اتنی ہمت ہے انسان میں کہ ان کا جواب دے تو پھر حرام کھائے اور یہ حرام صرف سود میں نہیں واضح حرام جو ہمیں صرف سود میں نظر آتا ہے ، حرام کے بہت سارے راستے ہیں اور ہر انسان جانتا ہے ،اس کا ضمیر اسے ملامت کرتا ہے کہ کہیں یہ حرام تو نہیں ہے۔ صحابہ کرام [نے ستر حلال کو چھوڑ کر حرام کو چھوڑا ہے۔زہد کسے کہتے ہیں؟ جانتے ہیں؟ دنیا کی لذتوں کو چھوڑنا، دنیا کو نہیں چھوڑنا۔زہد ہوتا ہے دنیا کی لذتوں کو چھوڑنا ۔کیا دنیا کی لذتیں حرام ہیں؟ بہت ساری لذتیں حلال ہیں لیکن صحابہ کرام [نے اور تابعین نے بہت ساری حلال چیزوں کو چھوڑا حرام سے بچنے کے لیے۔اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایک بادام پر گزارا کیا چالیس سال ، ہر گز نہیں۔یہ حد سے بڑھ جانا ہے ، یہ اپنے آپ کو اذیت دینا ہے یہ اسلام کا راستہ نہیں ہے ، یہ نبی رحمت ﷺ کی تعلیم نہیں ہے ، یہ احکم الحاکمین سبحانہ و تعالیٰ کی حکمت نہیں ہے کہ بندے کو پیدا کرے اور اسے بھوکا اور پیاسا رکھے پھر اسے اپنا ولی بنائے ، ہر گز نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت نہیں ہے۔تو عبادت کا لفظ اور مفہوم بہت وسیع ہے اور اس کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں ومعنى ﴿يَعۡبُدُونِ﴾ يوحدون اور یعبدون کا مطلب ہے یوحدون یعنی اللہ تعالیٰ کی توحید کرتے ہیں۔تو عبادت کا لفظ میں نے پہلے بھی بیان کیا تھا اگر مطلقاً بغیر کسی قید کے یا کون سی عبادت ہے ویسے بیان کیا جائے تو اس کا مطلب ہے توحید۔یہ قاعدہ یاد رکھ لیں، قرآن مجید کی آیت میں یا صحیح حدیث میں صرف عبادت کا لفظ ہو ﴿يَعۡبُدُونِ﴾ جیسے یہاں پر ہے یا عبادت کا لفظ ہو تو اس کا مطلب ہے توحید۔

ومعنى ﴿يَعۡبُدُونِ﴾ يوحدون اور ﴿يَعۡبُدُونِ﴾ کا مطلب ہے "یوحدون" جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عباسω سے مشہور ہے انہوں نے بیان کیا ہے، تفسیر ابن کثیر میں بھی موجود ہے۔ "وأعظم ما أمر الله به" اور سب سے عظیم چیز جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا (کیا ہے؟) "التوحيد" وہ ہے توحید۔ سب سے بڑی چیز جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا، سب سے پہلی چیز جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا، سب سے عظیم چیز جو انبیاءo لے کر آئے وہ کون سی چیز ہے؟ جس کی وجہ سے لوگ دو گروہوں میں بٹے ،اہل الحق واہل الباطل؟ وہ کون سی چیز ہے جس کی وجہ سے گردنیں کٹیں؟ وہ کون سی چیز ہے جس کی وجہ سے جنت اور دوزخ کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا؟ توحید ہے۔ تو سب سے بڑی چیز جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا وہ ہے توحید۔

توحید کیا ہے؟ شیخ صاحب خود بیان کرتے ہیں، دیکھیں واللہ ایسے مختصر الفاظ میں نے کسی تالیف میں نہیں دیکھے۔ ذرا غور کریں۔ حنیفیت، ملت ابراہیم میں نے بیان کیا تھا چار لفظ تھے۔ آپ کوئی کتاب دیکھ لیں اور حنیفیت کا وہ جو مطلب بیان کریں تو آپ کو دو یا دس صفحے پڑھنے پڑیں گے سمجھنے کے لیے۔ یہاں پر چار لفظ ہیں بس۔ اچھا، توحید کیا ہے؟ بہت سارے لوگ مختلف تعریف بیان کرتے ہیں۔ توحید کے مختلف مفہوم ہیں، توحید ربوبیت ہے، الوہیت ہے، توحید اسماء وصفات ہے عام مفہوم میں خاص مفہوم میں لیکن وہ توحید جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاءo کو بھیجا یہ وہ توحید مقصود ہے جس کی وجہ سے جنگ ہوئی، جس کی وجہ سے گردنیں کٹیں، جس کی وجہ سے جنت اور دوزخ کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔ کون سی توحید تھی؟ "توحید العبادۃ"۔ دیکھیں شیخ صاحب فرماتے ہیں "وأعظم ما

أمر الله به، التوحيد وهو" توحید کیا ہے؟"إفراد الله بالعبادة "" یہاں پر تین لفظ ہیں، ملت ابراہیم میں چار لفظ ہیں اور یہاں پر تین لفظ ہیں۔اگر آپ یاد کرنا چاہیں تو یہاں بیٹھے ہوئے یاد کر سکتے ہیں آپ کو دوبارہ دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔توحید کیا ہے ؟"إفراد الله بالعبادة "اللہ تعالیٰ کے لیے عبادت یعنی عبادت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے کرنا، اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا عبادت میں۔"فرد" کہتے ہیں ایک کو "إفراد" ایک جاننا یا ایک ماننا اللہ تعالیٰ کو عبادت کے لحاظ سے یعنی عبادت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے کسی اور کے لیے عبادت ہے ہی نہیں، یہ توحید کا مفہوم ہے "إفراد الله بالعبادة "۔"وأعظم ما نهى عنه" اور سب سے بدترین بات اور سب سے بڑی بُری بات جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا، جس سے اللہ تعالیٰ نے روکا، وہ کیا ہے؟ "الشرك"۔شرک کیا ہے؟ دیکھیں شرک کی اگر کسی شخص سے بھی پوچھیں کہ تعریف کیا ہے، مختلف تعریف آتی ہے۔ اب دیکھیں یہاں پر دیکھیں لکھی ہیں ساری "وهو دعوة غيره معه" صرف تین الفاظ۔شرک کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو عبادت میں شریک ٹھہرانا۔توحید کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کو عبادت میں ایک جاننا۔اور شرک کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو عبادت میں شریک ٹھہرانا۔یہ ہے عبادت اگر صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، توحید ہے یہ ہی عبادت اگر اللہ تعالیٰ کے لیے بھی ہے اور کسی اور ذات کے لیے بھی ہے، یہ شرک ہے۔قربانی، بکرا ذبح کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے لیے حج کے موقع پر پھر جاتے ہیں پیر کے عرس میں اور وہاں پر مزار پر بکرا ذبح کرتے ہیں، یہ شرک فی العبادة ہے، یہ شرک ہے۔اس کی دلیل کیا ہے؟ دیکھیں شیخ صاحب جو بھی بات بیان کرتے ہیں اس کی دلیل ضرور ہوتی ہے۔اس کی دلیل کیا ہے کہ توحید سب بڑی چیز ہے

جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا، سب سے عظیم چیز ہے اور شرک سب سے بدترین چیز ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے آگاہ کیا اور منع فرمایا۔ دلیل کیا ہے؟ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا﴾ (النساء/36)

دیکھیں آیتیں بھی کیسی چنی ہیں قرآن مجید سے، یہ مبتدئین کے لیے ہے جو لوگ عقیدے کو سمجھنا چاہیں۔ یعنی اس سے مختصر آپ کو ملے گی کوئی چیز؟ میں نے کہیں نہیں دیکھی کہ بالکل الفاظ بھی مختصر ہیں اور دلیل بھی مختصر ہے:

﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا﴾

(اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ)

شیخ صاحب فرماتے ہیں، وَالدَّلِيلُ قَوْلُهُ تَعَالَى﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا﴾ (اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ) یہ دلیل ہے کہ سب سے عظیم چیز جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا توحید ہے اور سب سے بدترین چیز جس سے اللہ تعالیٰ نے آگاہ کیا اور منع فرمایا وہ شرک ہے۔ اس آیت میں کہاں سے ہمیں ملا؟ ﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ﴾ فعل امر ہے ﴿اعْبُدُوا﴾ اور امر ہے کس چیز کا؟ ﴿اعْبُدُوا اللّٰهَ﴾ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا، یہ توحید العبادۃ ہے ﴿وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا﴾ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، یہ نہی ہے ﴿لَا﴾ "نہی" ہے اس کے بعد ہے فعل مضارع ہے ﴿لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ

﴿شَيْـًٔا﴾ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ تو ﴿لَا﴾ "نہی" اللہ تعالیٰ منع فرمارہے ہیں ﴿وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا﴾ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی ذات کو کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور یہاں پر ﴿شَيْـًٔا﴾ نکرہ ہے اور ﴿لَا﴾ "نہی" ہے نفی ہے۔ اگر نکرہ، نفی کے سیاق میں آجائے تو اس کا کیا فائدہ ہوتا ہے؟ عموم یعنی کوئی بھی نہیں یعنی کسی ذات کو بھی شریک نہیں ٹھہرانا۔ یہ نہیں کہ پتھر، درند، پرند، درخت، ان کو تو شریک نہ ٹھہرانا لیکن اگر کوئی فرشتہ ہو، نبی ہو یا ولی ہو تو اس کو شریک ٹھہرانا، ہر گز نہیں۔ ﴿لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا﴾ ﴿شَيْـًٔا﴾ نکرہ ہے یعنی کوئی بھی نہیں اس میں سب شامل ہیں یعنی سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں اور یہ مفہوم ہے "لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کا۔ کیا مفہوم ہے لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کا؟ ترجمہ کیا ہے؟ "لَا معبُودَ بحقٍّ إلاَّ اللهُ" ہم یہ کہتے ہیں عربی میں (اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی معبود برحق نہیں)۔

تو یہ مقدمہ تھا اب اس مقدمہ کو دیکھتے ہیں کہ کون سی چیزیں بنیادی طور پر بیان ہوئیں:

1۔ حنیفیت، ملت ابراہیم کیا ہے؟

2۔ اللہ تعالیٰ نے جن وانس کو کیوں پیدا کیا؟

3۔ عبادت اگر مطلقاً بیان کی جائے بغیر قید کے، اس کا مطلب توحید ہوتا ہے۔

4۔ سب سے عظیم چیز جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا، توحید ہے۔

5۔ سب سے بدترین چیز جس سے اللہ تعالیٰ نے آگاہ کیا وہ ہے شرک۔

یہ پانچ بنیادی باتیں آج کے درس میں بیان ہوئیں۔ ٹوٹل کتنی ہوئیں؟ چار پہلے۔ چار کون سی تھیں؟ شروع میں کون سی تھیں سب سے پہلے؟ عقیدے کے پہلے درس میں جو چار چیزیں تھیں؟ اللہ اکبر، قرآن اور سنت سے۔

1۔ کہ عقیدے کا علم صرف قرآن اور سنت سے لیا جاتا ہے کسی اور چیز سے نہیں، یہ پہلی بنیاد ہے۔

2۔ فطرتاً انسان، توحید ربوبیت اور اسماء وصفات کو جانتا ہے، فطرت ہے اپنی فطرت سے، یہ توحید العلم ہے، انسان کو علم ہے اس چیز کا۔

3۔ مکلف پر سب سے پہلا فرض اور واجب کیا ہے؟ ''توحید العبادۃ'' یعنی جب بھی انسان عاقل و بالغ ہوتا ہے سب سے پہلا اس کے لیے کیا حکم ہے؟ سب سے پہلے وہ کیا کرے؟ توحید العبادۃ کو سمجھے اور اس پر عمل کرے۔

4۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء o کو کیوں بھیجا؟ توحید العبادۃ کے اقرار کے لیے۔

یہ چار بنیادی باتیں جو پہلے درس میں ہیں اور اس رسالے کے مقدمے میں، پہلے مقدمے میں چار چیزیں تھیں۔ چار اور چار آٹھ ہو گئیں۔ کون سی چار تھیں؟ علم کے چار بنیادی مسائل ہیں ہر مسلمان پر فرض ہیں ان کو سمجھنا:

1۔ علم اور علم کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی معرفت، اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی ﷺ کی معرفت اور دین اسلام کی معرفت دلیل کے ساتھ۔

2۔ پھر اس پر عمل کرنا۔

3۔ پھر اس کی طرف دعوت دینا۔

4۔ پھر اس پر صبر کرنا۔

یہ چار بنیادی باتیں ہیں اور اس کی دلیل میں سورۃ العصر شیخ صاحب نے بیان کی ہے۔ یہ چار اور چار آٹھ ہو گئیں۔ پچھلے درس میں تین اور بنیادی باتیں تھیں۔ کیا تھیں؟

1۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا اور ہمیں رزق بھی دیا، ہمیں اس دنیا میں رہنے کے قابل بنایا کہ ہم رہ سکیں ہمارے لیے سب کچھ آسان کر دیا اور ہمیں ایسے ہی نہیں چھوڑا ہمارے لیے رسول بھیجے اور ہمارے لیے اس شریعت کو نازل کیا جس پر عمل کر کے ہم اس دنیا میں بہترین طریقے سے رہ سکیں اور دنیا اور آخرت کی کامیابی حاصل کریں۔

2۔ دوسری بات تھی کہ اللہ تعالیٰ شرک پر راضی نہیں ہوتا، ہرگز نہیں اگرچہ کوئی شخص شریک ٹھہرائے اللہ تعالیٰ کے قریب ترین فرشتے کو یا پیارے نبی کو اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہیں۔

3۔ اور تیسری بنیادی بات تھی کہ جب انسان توحید کو بھی سمجھ لے اور یہ بھی سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا، اسے رزق عطا فرمایا اور اس کے لیے رسول بھیجے اور رسول کی فرماں برداری اس پر واجب کر دی تو ایسے شخص پر واجب ہے کہ وہ دوستی اور دشمنی کی بنیاد بھی دین کو بنائے۔

تو یہ آٹھ اور تین گیارہ اور آج کے درس میں پانچ، ٹوٹل سولہ (16) ہو گئیں۔ تو یہ سولہ بنیادی باتیں ہیں مقدمے کے طور پر یہ آپ لکھ لیں اور ان کو سمجھیں اگر کوئی چیز سمجھ نہ آئے تو اگلے دروس میں آپ پوچھیں۔ کوئی دلیل نہ ہو، کوئی چیز سمجھ نہ آئے تو آپ پوچھ سکتے ہیں۔ شیخ صاحب فرماتے ہیں:

”فإذا قيل لك“ (پس جب تم سے پوچھا جائے یا تمہیں کہا جائے) ”ما الأصول الثلاثة“ (وہ کون سے تین بنیادی اصول ہیں) ”التي يجب على الإنسان

معرفتہا“ (وہ کون سے تین بنیادی اصول ہیں جن کو جاننا ہر انسان پر واجب ہے) دیکھیں مسلمان نہیں کہا، ہر انسان پر واجب ہے ان تین چیزوں کو سمجھنا ان تین چیزوں کی معرفت حاصل کرنا، ان تین چیزوں کو جاننا، اور یہ تین چیزیں بنیادی چیزیں ہیں۔”فقل“ (تو یہ کہو) ”معرفة العبد ربه ودينه ونبيه محمدًاصلی اللہ علیہ وسلم “ یہ بنیادی باتیں ہیں:

1۔”معرفة العبد ربه“ کہ بندہ اپنے ربّ کو جانے اور یہ کہ سب سے پہلے اپنے ربّ کو جانے اس لیے کہ سب سے پہلا حق اللہ تعالیٰ کا ہے جس نے ہمیں پیدا کیا اور یہ ہر انسان پر، ہر مخلوق پر جو انسان عقل رکھتا ہے اس پر فرض ہے کہ وہ اپنے ربّ کو جانے کہ اس انسان کو کس نے پیدا کیا ہے اور پھر اس انسان کو دنیا میں رہنے کا ساز وسامان کون عطا کر رہا ہے، اس کی تدبیر کون کرتا ہے، وہ کون سی ذات ہے؟ یہ جاننا بہت ضروری ہے۔

2۔”ومعرفة دينه“ انسان اپنے دین کو دیکھے جس دین کی بنیاد پر عمل کر کے اپنی دنیا اور آخرت کو کامیاب کرتا ہے اور اپنے آپ کو خسارے سے بچاتا ہے۔ یہ دین ہی تو ہے اور کیا ہے؟ اگر آج یہ دین نہ ہو تو یاد رکھیں کہ یہ انسان اور جانور برابر ہو، کوئی فرق نہ ہو۔ کیوں؟ جانور کیا کرتا ہے دنیا میں؟ کھاتا ہے، پیتا ہے، بچے پیدا کرتا ہے، مر جاتا ہے۔ یہاں پر انسان ہے، کھاتا ہے، پیتا ہے، بچے پیدا کرتا ہے، مر جاتا ہے۔ فرق کیا ہے؟ یہ دین ہی فرق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب اس انسان کو مکرم مخلوق بنایا اور احسن تقویم پر اس انسان کو پیدا کیا تو اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت نہیں تھی کہ یہ زندگی بھی جانور کی طرح گزارے، نہیں۔ جیسے اپنی شکل وصورت سے احسن تقویم پر اس شخص نے یہ مرتبہ حاصل کیا تو انسان کا باطن بھی، انسان کا کردار بھی سب سے بہترین ہونا چاہیے پوری مخلوق میں سے۔ کیسے بہترین ہو گا؟

اس دین کو سمجھنے سے۔ تو دوسری بات اللہ تعالیٰ کو جاننے کے بعد یہ ہے کہ وہ انسان اپنے دین کو سمجھے۔ لیکن دین کیسے سمجھیں ہم؟ جب تک وہ رابطہ جو اللہ تعالیٰ کے اور اس بندے کے درمیان میں موجود نہ ہو ہم جان نہیں سکتے۔ وہ رابطہ کیا ہے؟ وہ راستہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا پیارا نبی ﷺ۔

3۔ اور تیسرا جو بنیادی اصل ہے وہ ہے نبی رحمت ﷺ کو جاننا۔

اور یہاں پر کیوں کہ ایک مختصر سا رسالہ ہے، مختصر تعریف ہے بڑے پیارے انداز میں اور آسان لفظوں میں کہ اللہ تعالیٰ کون ہے؟ آپ کا ربّ کون ہے؟ جیسے آگے بیان ہو گا ان شاء اللہ سوال کی صورت میں یعنی یہ صرف تعارف ہے مختصر سا کہ انسان کو جیسے کہتے ہیں کہ ایک جنرل نالج ہو جاتا ہے کہ اس کے دین کی بنیاد کیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے بارے میں جو بنیادی علم ہے وہ سمجھ لے گا۔ دین اسلام کیا ہے؟ اسلام اور ایمان میں فرق کیا ہے؟ اسلام، ایمان اور احسان یہ جو مرتبے ہیں ان میں کیا فرق ہے؟ اسی طریقے سے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی ہیں، یہ کون ہیں؟ یہ کہاں سے آئے؟ کس قبیلے سے تعلق رکھتے تھے؟ نبوت سے پہلے کیا تھے؟ نبوت کے بعد کیسی زندگی گزاری؟ مکی زندگی کیسی تھی؟ مدنی زندگی کیسی تھی؟ پھر اسی طریقے سے جہاد کیسے کیا؟ وفات کیسے پائی؟ یہ سارے کا سارا اس مختصر رسالے میں یعنی اس میں توحید، دین اسلام کا بنیادی علم اور سیرت النبی ﷺ کا مختصر سا اس میں ایک تعارف ہے وہ بیان کریں گے ان شاء اللہ اور یہ جو تین سوال ہیں یاد رکھیں یہ وہ سوال ہیں جو انسان سے، انسان سے مسلمان سے نہیں، انسان سے قبر میں پوچھے جائیں گے یہ وہ تین سوال ہیں، ہر انسان سے یہ تین سوال ہوں گے۔ جانوروں سے نہیں ہوں گے، غیر مکلفین سے نہیں ہوں گے اس لیے جانور خوش ہیں۔ کچھ لوگ ہوں

گے کچھ انسان ہوں گے جو قیامت کے دن خواہش کریں گے کہ اللہ تعالیٰ کاش ہم دنیا میں جانور ہوتے تو آج ہمیں یہ وقت نہ دیکھنا پڑتا۔ وہ وقت آنے والا ہے، بہت سارے لوگ کہیں گے ،اللہ تعالیٰ رحم فرمائےاور اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کر سکیں اور اللہ تعالیٰ کو راضی کر سکیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے اور ہمیں اس وقت تک موت نہ آئے جب تک اللہ تعالیٰ ہم پر راضی نہ ہو جائے (آمین) کیوں کہ وقت بہت مشکل ہے اس دن کا فر روئے گا، چیخے گا، چلائے گا کہ کاش میں جانور ہوتا آج میں بھی مٹی ہو جاتا اور میرا حساب کتاب نہ ہوتا﴿يَوْمَ يَنظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنتُ تُرَابًا﴾ (النبا/40) کتنی بڑی بات ہے۔ سورۃ النباء ہم پڑھتے ہیں روزانہ۔ آخری آیت میں کبھی غور کیا ہم نے؟ مٹی کیوں ہو جاتا؟ جب حساب کتاب شروع ہو گا تو پہلے جانوروں کا حساب ہو گا، سب درندپرند ایک میدان میں کھڑے ہوں گے﴿وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ﴾ (التکویر/5) یہ وحشی جانور یہ درندپرند سارے کے سارے ایک میدان میں جمع ہوں گے ،اللہ تعالیٰ ان کا بھی انصاف کرے گا۔ جس بکری کو دو سینگ دیئے اس بکری نے ناجائز کسی بکری کو یہ سینگ مارے تو اللہ تعالیٰ اس بکری کو دو سینگ دیں گے اپنا انصاف کرو، اپنا حق لو اس بکری سے۔ جانوروں کا بھی وہاں پر انصاف ہو گا جب انصاف ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ کا حکم ہو گا کہ مٹی ہو جاؤ تو سارے کے سارے مٹی ہو جائیں گے۔ یہ کافر دیکھتا رہے گا، یہ بدکار دیکھتا رہے گا، اپنے اعمال اس کے سامنے گھوم رہے ہوں گے، دیکھے گا کہ کہیں پر توحید

کی چمک توحید کا نور کہیں سے کوئی اللہ تعالیٰ کا ذکر، کہیں سے کوئی عبادت۔ کافر اور مشرک کے سارے کے سارے عمل اکارت ہیں، جو وہ نیکیاں کرتے ہیں کوئی فائدہ نہیں، دنیا میں اگر وہ ایمان دار ہیں یا گروہ لوگوں کی مدد کرتے ہیں یا وہ حسن اخلاق سے پیش آتے ہیں، یہ دنیا میں ہی اللہ تعالیٰ نے ان کو اس کا بدلہ دے دیا ہے ان کو ٹیکنالوجی دے دی، ان کو دنیا دے دی اور پوری دنیا کو ٹیکنالوجی کے لحاظ سے ان کا محتاج کر دیا، ہمیں بھی محتاج کر دیا، اس کے محتاج ہیں ہم آج۔ یہ Finland کا بنا ہوا ہے، کافر ملک ہے استعمال کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ چیز عطا فرمائی جو وہ کبھی حاصل نہیں کر سکتے۔ اللہ کی قسم پوری دنیا لٹا دیں، پوری ٹیکنالوجی لٹا دیں وہ یہ حاصل نہیں کر سکتے ''توحید''۔ دنیا تو گزر ہی جائے گی روتے ہوئے یا ہنستے ہوئے لیکن کامیابی اسی کی ہے جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے، اپنے ربّ کے سامنے سرخرو ہو گا جسے بشارت ملے گی، جاؤ میرے بندے دنیا میں، میں نے تمھیں ستر میں رکھا، ڈھانپے رکھا جو تم گناہ کرتے رہے ہو میں نے ڈھانپے رکھا اور آج میں تمہارے سارے گناہ معاف کر دیتا ہوں جاؤ جنت میں چلے جاؤ۔

دوسری طرف یہ کافر، یہ بدکار رو رہا ہو گا کہ کاش میں دنیا میں کتا ہوتا، خنزیر ہوتا، کوئی چیز ہوتا لیکن آج مجھے یہ وقت نہ دیکھنا پڑتا، آج میں مٹی ہو جاتا ان جانوروں کے ساتھ میں حساب دینے کے قابل نہیں ہوں۔

تو یہ تین سوال ہر انسان سے کیے جائیں گے کافر ہے یا مسلم ہے ہر مکلف سے قبر میں کیے جائیں گے اور کرنے والے منکر اور نکیر اور یہ دونوں لفظ صحیح احادیث میں ثابت ہیں۔ منکر اور نکیر اللہ تعالیٰ کے دو فرشتے ہیں جن کا وصف ایک حدیث میں ہے کہ بہت ہی بھیانک ہے اور وہاں پر کچھ لوگ کہتے ہیں جو مستشرقین ہیں جن کو دنیا کا تھوڑا سا علم آ گیا ہے، وہ

کہتے ہیں کہ یار یہ کیا ہے ؟ ہمیں زندگی میں مزے کرنے دو، مزے کرنے دو، مرنے سے پہلے یہ تین سوال تو ہیں یاد کر لیں گے، یہ کوئی مشکل سوال ہیں "من ربك؟ربي الله۔ مادينك؟ ديني الإسلام۔ ومن نبيك؟ نبيي محمد" یہ تو اپنے بچوں کو سکھا سکتے ہیں۔ ہم تو اتنی عقل والے ہیں، اتنی بڑی عقل ہے ہماری کیا ہم یہ نہیں سمجھ سکتے ۔اللہ کی قسم، اس دن عقل کام نہیں کرے گی اس دن ایمان کام کرے گا، اس دن دل کے اندر جو ایمان اور توحید کا نور ہے وہی رہنمائی کرے گا۔ من ربك؟ عقل ہو گی تو کام کرے گی، عقل کہاں ہو گی وہاں پر؟ وہاں پر ایمان ہو گا اور جو شخص زندگی ساری ایمان اور توحید میں گزارتا ہے تو اللہ تعالیٰ مرتے وقت بھی اسے توفیق دیتا ہے وہ کلمہ پڑھے اور قبر میں بھی توفیق دیتا ہے کہ وہ ان سوالوں کے آسانی سے جواب دے اس لیے کوئی شخص اس بھول میں نہ رہے، اس غلط فہمی میں نہ رہے کہ مختصر سے سوال ہیں یاد کر لیں گے جب وقت آئے گا تو پاس ہو جائیں گے۔ یہ دنیا کا امتحان نہیں ہے جہاں پر ائیر کنڈیشن لگے ہوں گے، پنکھے چل رہے ہوں گے سامنے میز ہو گی پھر کرسی رکھی ہو گی جہاں پر آپ کی رشوت بھی کام کر سکے، آپ کے استاد آپ کی مدد کر سکیں، یہ وہ جگہ نہیں ہے۔ بند جگہ دو میٹر زمین کے نیچے جہاں پر ہوا تو دور کی بات روشنی کا ایک ذرہ بھی نہ پہنچے، جہاں پر دو ایسے فرشتے آپ سے سوال کرنے والے ہوں جن کو دیکھ کر انسان کی زبان کھل نہ سکے۔ آپ جانتے ہیں کہ جب انسان ڈرتا ہے تو اس کی زبان کام نہیں کرتی۔ پتہ ہے؟ یہ فطرت ہے انسان کی۔ انسان ڈرتا ہے، دل دھڑکتا ہے تیزی سے، زبان ساتھ نہیں دیتی انسان کچھ کہنا چاہتا ہے لیکن کچھ کہہ نہیں سکتا کبھی کبھی۔ اگر کسی کو شک ہے تو کبھی روڈ پر چلتے ہوئے اگر پولیس والا اقامہ پوچھ لے تو اپنا حال کبھی دیکھ لینا۔ اقامہ ہوتا ہے جیب میں سب کچھ ہوتا

ہے لیکن عجیب سی کیفیت ہو جاتی ہے حالانکہ ان کا حق ہے دیکھنا اگر یہ حالت آپ کی اس وقت ہوتی ہے جب آپ حق پر ہیں اور کوئی چوری بھی نہیں کی کچھ بھی نہیں کیا لیکن اس کی دہشت دیکھ کر، وہ بے چارا سامنے مسکرا رہا ہوتا ہے لیکن وہاں پر اس اندھیرے کمرے میں اس زمین کی نیچے مٹی میں یہ جواب دینے ہوں گے "من ربك؟ مادينك؟ ومن نبيك؟" جن کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی اس دنیا میں ایمان اور توحید کی اور اتباع سنت کی ان کو کوئی دشواری نہیں ہو گی اور نہ ان کو کوئی ڈر ہو گا۔ یہ ڈر یہ تکلیفیں، یہ اس دنیا میں رہنے کی وجہ سے ہیں لیکن وہاں پر یہ ڈر اللہ تعالیٰ دل سے نکال دیتے ہیں، مومن کے دل سے جس دل میں توحید اور ایمان بھرا ہو اس میں ڈر نہیں ہوتا پھر مخلوق کا ڈر نہیں ہوتا اس میں۔ "ربي الله، ديني الإسلام، نبيي محمد □" کامیابی ہی کامیابی ہے۔

کچھ ایسے لوگ ہوں گے "ربي " میں سنتا تھا کچھ ایسے لوگ کہتے تھے میں جانتا نہیں ہوں، میں سنتا تھا لوگ کچھ کہتے تھے کہ میرا دین ہے لیکن میں جانتا نہیں ہوں، میں سنتا تھا کہ لوگ کچھ کہتے تھے کہ کوئی نبی بھی ہے ہمارا، میں جانتا نہیں ہوں۔ اس سے بڑا کوئی بدکار ہے؟ دنیا کا سارا علم حاصل کر لیا لیکن تین بنیادی باتیں نہیں آئیں۔ یہ وہ منافق ہے جس نے ساری زندگی سنی سنائی پر گزاری ہے کلمہ پڑھ لیا بس، وہ سمجھتا ہے کہ میں نے بہت بڑا تیر مار لیا اور اس دنیا میں رہنے کا مجھے بڑا حق ہے، میں سب سے بڑا مومن بن گیا ہوں، دو سجدے کر لیتا ہے اور کہتا ہے کہ بس میں نے پوری دنیا کو خرید لیا اور نماز پڑھتا ہے لوگوں کو دکھاوے کے لیے، صدقات وخیرات دیتا ہے لوگوں کو دکھانے کے لیے، حج اور عمرہ کرتا ہے تاکہ لوگ یہ کہیں کہ یہ حاجی ہے۔ بڑے حج کرتا ہے ہر سال عمرے پر جاتا ہے لوگوں کو خوش کرنے کے لیے۔ لوگوں نے تعریف تو کر دی، دنیا میں جو مقصد تھا اس کا وہ پورا ہو

گیا اب اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے لیے کیا ہے؟ کچھ نہیں ہے سوائے رسوائی کے اور ذلت کے کچھ نہیں ہے۔ تمہارا ربّ کون ہے؟ سوچے گا، لوگ کچھ کہتے تھے کوشش کرے گا کہ کچھ یاد آجائے حالانکہ اس نے کلمہ پڑھا ہے یہ منافق ہے۔ لیکن یاد کیوں نہیں آئے گا؟ کیوں کہ ایمان نہیں تھا منافق تھا، زندگی ساری نفاق پر گزاری، کلمہ بھی پڑھا تو تلوار کے ڈر سے پڑھا، لوگ کچھ کہتے تھے، پتہ نہیں کیا ہے۔اور حدیث کے لفظ ہیں ''هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِي'' یہ ''هَاهْ هَاهْ'' کے جو لفظ ہیں یہ ایسے ہی نہیں ہیں حدیث میں، سوچے گا انسان، کوشش کرے گا کہ کہیں کوئی ذہن سے ادھر ادھر کی کوئی بات تو سامنے آئے۔ ارے آسان سا لفظ تھا، لفظ تو آسان تھا ''اللہ''۔ مشکل لفظ تھا؟ مشکل لفظ ہے؟ سب سے پیارا لفظ اگر اس دنیا میں کوئی ہے اور سب سے آسان وہ ''اللہ'' ہے، اللہ تعالیٰ کا لفظ ہے، کوشش کرے گا لیکن نہیں آئے گا۔ ارے اگر یہ لفظ آپ کو کہنا نہ آیا تو باقی کے الفاظ کہاں سے آئیں گے، باقی دو سوالوں کے آپ کہاں سے جواب دے سکیں گے۔ پھر تیسرا شخص آئے گا ''من ربك؟ لَا أَدْرِي'' میں جانتا ہی نہیں ہوں ''مادينك؟'' میں جانتا ہی نہیں ہوں ''ومن نبيك؟'' میں جانتا ہی نہیں ہوں۔ اس نے زندگی ساری اپنے ربّ کو پہچانا ہی نہیں اور نہ جانا ہے اس کا ربّ یہ دنیا تھی ''عَبْدُ الدِّرْهَمِ وَ عَبْدُ الدِّينَارِ'' وہ دنیا کو جانتا تھا زندگی ساری اس دنیا کے لیے گزرای۔ یہ نیچر ہے یہ سب کچھ کرتی ہے۔ دھریئے کیا کہتے ہیں؟ کہ یہ اندھی، گونگی، بہری نیچر نے اس پوری کائنات کو پیدا کیا، واللہ تعجب کی بات ہے۔ کیا عقل والا انسان یہ بات کر سکتا ہے؟ اندھی، گونگی، بہری نیچر کیا انسان، پوری مخلوقات کو پیدا کر سکتی ہے؟ سبحان اللہ!

تمہارا ربّ کون ہے ؟ وہاں پر نیچر نہیں کہہ سکے گا اور نہ اس کی جرأت ہو گی اسے پتہ ہے کہ میں نے غلطی کی، زندگی ساری میں نے ایسے ہی گنوادی۔ اب وہ کون سی ذات ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے ؟ نیچر تو یہ ہے نہیں، اب یہ سوال کرنے والے نیچر نے تو نہیں بھیجے یہ اس ربّ نے بھیجے ہیں جس کا میں نے انکار کیا تھا۔ لیکن وہ ہے کون ؟ کاش کہ یاد آجائے۔ کہاں سے یاد آئے گا، زندگی ساری گزاری دنیا میں، کہاں سے یاد آئے گا۔ من ربك؟ میں نہیں جانتا ہوں۔ بدبخت ہے، ہلاکت ہے ایسے انسان کی جس نے ساٹھ سال زندگی کے گزارے اپنے ربّ کو بھی نہیں پہچانا، واللہ ، اس بندے کا کوئی عذر نہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ساٹھ سال کی زندگی دے پھر وہ کہے کہ اے اللہ تعالیٰ مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا۔ ساٹھ سال میں بھی پتہ نہیں تھا، اپنے رب کو ساٹھ سال نہیں جان سکے اور ساٹھ سال بدکاریاں کرتے رہے ہو، توبہ نہیں کی۔ کب کرو گے ؟ اپنے ربّ کو نہیں جانتے۔ تمہارا کوئی دین ہے ؟ کوئی دین ہوتا، کسی پر عمل کرتا تو دین جانتا۔ جو شخص اپنے ربّ کو نہ جان سکا، جو شخص اپنے ربّ کو نہیں جانتا وہ دین کو کہاں سے جانے گا ۔اس کا دین کیا تھا؟ یہ اباحیت تھی یہ مزے تھے دنیا کے۔ یہ زنا کیوں حرام کردیا تھا؟ کیوں لوگوں کو محروم کرتے ہو ؟ بھئی، جوان ہے، جوانی ہے اس کی، کرنے دو جو کچھ کرنا ہے اس نے، یہ کہاں سے تم لوگوں نے لوگوں کو خراب کیا ہے کہ یہ نہ کرو، وہ نہ کرو، وہ نہ کرو۔ شراب پیتے ہیں، پینے دو تمہیں کیا تکلیف ہوتی ہے، بے چارے پریشان ہیں انہیں نیند نہیں آتی پینے دو شراب کیا مصیبت ہے، تم نہیں پیتے ہو تو نہ پیو ان کو کیوں روکتے ہو، دین ہے تو اپنی مسجد میں رکھو دین کو، یہ کیا طریقہ ہے کہ دین کو تم لوگ بازاروں میں لے کر آؤ، نگار خانوں میں لے کر آؤ، ان کی شادی بھی کرو تو دین کی بنیاد پر کرو، خرید و فروخت ہے تو دین

AshabulHadith.com

کی بنیاد پر کرو، گاڑی لیں گے اس میں سود ہے تو گاڑی نہ خرید و۔ یہ کیا طریقہ ہے؟ ہمارا دین ہے۔ یہ دنیا کے پجاری تھے "مادينك؟" وہاں پر دنیا نہیں کہہ سکے گا اس کی جرأت نہیں ہے کیوں کہ دنیا تو پیچھے چھوڑ کر آئے ہیں جس نے بے وفائی کی، اس دنیا کے لیے اس نے سب کچھ قربان کر دیا، اس دنیا نے ایسے ٹھوکر مار دی، اب کاش اس دین کو جانتا۔ نہیں جانا اس دین کو۔ "مادينك؟ لَا أَدْرِي" اچھا "من نبيك؟" اے بدبخت کچھ تو کہہ تمہارا نبی کون ہے؟ نہ تو اپنے ربّ کو جان سکا، نہ اپنے دین کو جان سکا، یہ تو بتاؤ کہ تمہارا نبی کون ہے؟ اور وہ نبی رحمۃ للعالمین ﷺ ان کو نہیں جانتے ہو تم؟ دنیا میں نام سنا تھا لیکن انکار کیا، محمد نبی نہیں ہے، انکار کیا علی الاعلان انکار کیا، نعوذ باللہ محمد ﷺ دہشت گردی کا سبق دیتے ہیں، نعوذ باللہ۔ دنیا میں یہ تم کرتے رہے ہو؟ تمہارا نبی کون ہے؟ ان کے نبی اس دنیا میں ان کے رہنما ہیں جو ان کو صبح شام دنیا کی لذتیں دکھاتے رہتے ہیں، یہ ہی تمہاری دنیا ہے، یہ ہی تمہارا دین ہے اور یہ ہی تمہاری آخرت ہے سب کچھ یہ ہی ہے۔ یہ جو مولوی ہیں یہ لوگوں کو ڈراتے ہیں بے چارے ہیں، یہ ڈراتے ہیں لوگوں کو، مرنے کے بعد کوئی زندگی نہیں ہے، جاؤ موج مستی کرو جو کچھ کرنا ہے جا کر کرو، مرنے کے بعد گل سڑ جاؤ گے، مٹی ہو جاؤ گے کچھ نہیں ہونے والا۔ نبی رحمت ﷺ کو نہ پہچانا، ہلاکت ہی ہلاکت ہے، خسارہ ہی خسارہ ہے۔ یہ تو ہے صرف قبر میں اور اسے ایک ایسی چیز سے ماریں گے الْمِطْرَقَة سے ماریں گے وہ دو فرشتے کہ زمین کی ساتویں تہہ تک پہنچ جائے گا اور ایسی چیخ مارے گا سوائے جن وانس کے پوری کائنات سنے گی، یہ اس بدکار کا حال ہے۔ آج وہ ہم پر ہنستے ہیں ہمارا مذاق اڑاتے ہیں، ہماری مخالفت کرتے ہیں، دشمنی ہے ہمیں دہشت گرد کہتے

ہیں، ہمیں متطرف کہتے ہیں، انتہاء پسند کہتے ہیں لیکن وقت آئے گا، یہ دنیا کی عدالت نہیں ہے کہ ناانصافی ہو شکل وصورت دیکھ کر یا جگہ اور منصب دیکھ کر۔ اللہ تعالیٰ کی عدالت میں جو حد فاصل ہے وہ توحید ہے اور ایمان ہے، یہ حد فاصل ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، قرآن اور سنت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، ہمیں ہماری ذریت کو اور سب مسلمانوں کو شرک بدعات اور خرافات سے نجات عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ! ہمیں ثابت قدم رکھنا اس دنیا میں اور موت کے وقت اور قبر میں کہ اللہ تعالیٰ ہم ان سوالوں کے جواب دے سکیں اور اپنی زندگی اے اللہ تعالیٰ تیری فرماں برداری میں اور تیرے نبی ﷺ کی فرماں برداریں میں سر جھکا کر خشوع وخضوع کے ساتھ، ذلت وانکساری کے ساتھ اپنی یہ زندگی گزارتے رہیں (آمین)